www.baadban.tv, www.postinternational.com.pk

اسلام آباد کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا پندرہ روزہ میگزین

FORTNIGHTLY
BADBAN
ISLAMABAD

پندرہ روزہ

بادبان
اسلام آباد

چیف ایڈیٹر: سہیل رانا

THE PRICE OF INCOMPETENCE: PAKISTAN'S GOVERNANCE PARALYSIS

نااہلی کی قیمت پاکستان کی حکمرانی کا فالج

CamScanner

EMPORIUM
1st
Prodigious & Tremendous
PROJECT IN ISLAMABAD

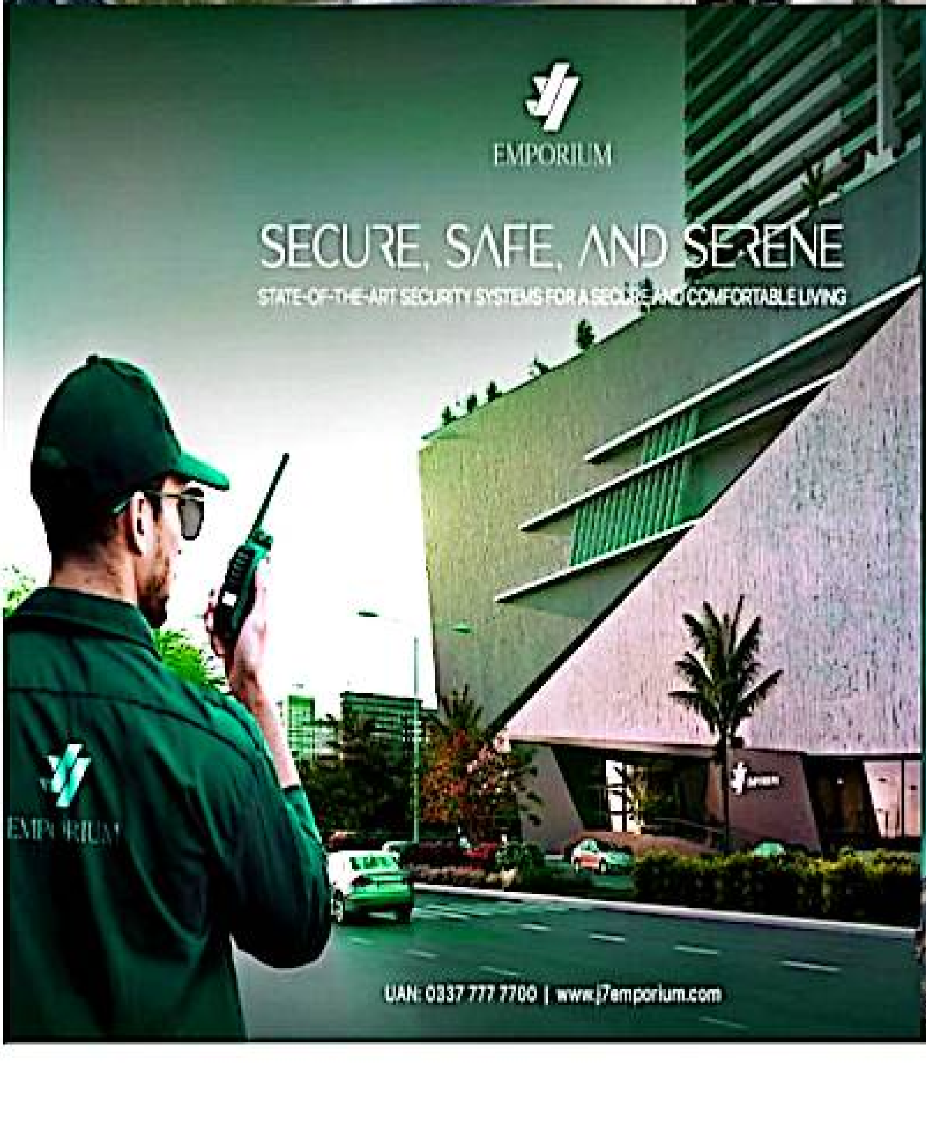
EMPORIUM
SECURE, SAFE, AND SERENE
STATE-OF-THE-ART SECURITY SYSTEMS FOR A SECURE AND COMFORTABLE LIVING
UAN: 0337 777 7700 | www.j7emporium.com

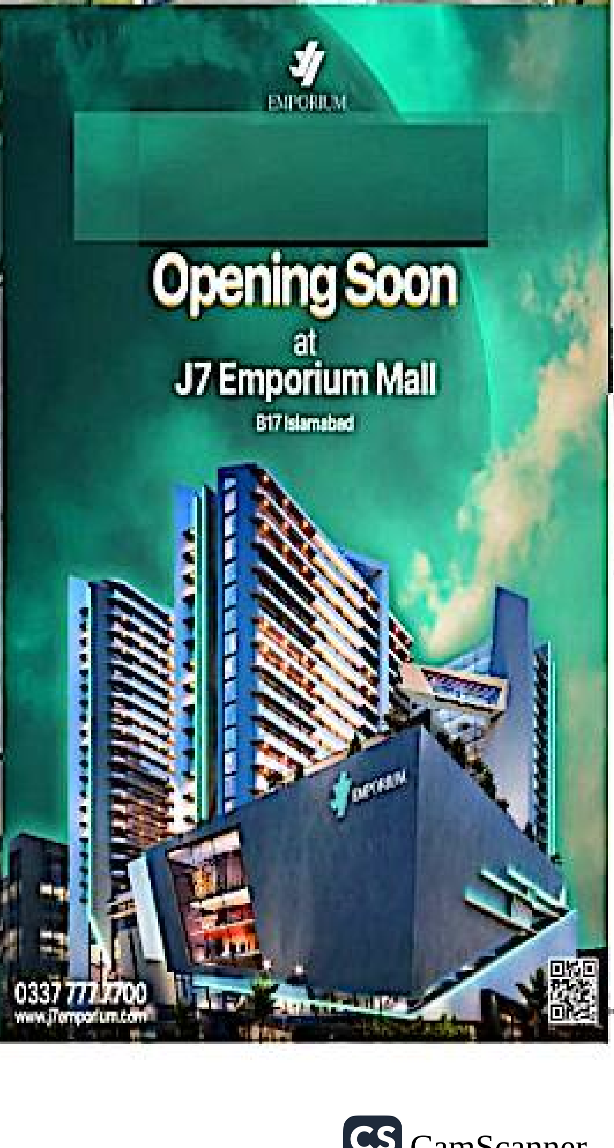
EMPORIUM
Opening Soon
at
J7 Emporium Mall
B17 Islamabad
0337 777 7700
www.j7emporium.com

CamScanner

E.P.I
PUBLICATIONS

قیمت 1500 روپے

شمارہ 05,06 | 15 اکتوبر تا 31 اکتوبر ء | جلد نمبر 31

اسلام آباد کا سب سے زیادہ شائع ہونے والا پندرہ روزہ میگزین

FORTNIGHTLY
BADBAN
ISLAMABAD

پندرہ روزہ

اسلام آباد

بادبان

اس شمارے میں .....

- اداریہ 02
- نااہلی کی قیمت: پاکستان کی حکمرانی کا فالج 4-5
- نااہلی کی قیمت: انکار کا خمیازہ 6-7

- Editorial 03
- The price of incompetence: Pakistan's governance paralysis 8-9
- The price of incompetence: The price of denial 10-12

sranabadban@gmail.com
sranabadban@yahoo.com

چیف ایڈیٹر سہیل رانا

ایگزیکٹو ایڈیٹر شمیم اختر

چیف رپورٹر نوید گلزار

مجلس ادارت

گلزار احمد، آکاش ملک، رضا محمود نیازی، منظور احمد

جنرل منیجر

عبدالحمید

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ

نمائندگان

پشاور میاں اکرام اللہ

گوجرانوالہ نوید گلزار

سرگودھا حنیف شاہد

گرافک ڈیزائنر اکرام افضل

رابطہ: بلاک نمبر 6، زیرو پوائنٹ اسلام آباد

رابطہ آفس: B-332 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

051-4312191, 4425896

email: postint@comsats.net.pk

email: badban.post.@gmai.com

پرنٹر و پبلشر: چیف ایڈیٹر سہیل رانا نے "سہیل پریس" اسلام آباد G-7 سے شائع کیا، رابطہ 051-4425841 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

CS CamScanner

اداریہ

—"بادبان جہاز کا وہ پردۂ ہوا ہے جو نظر تو نہیں آتا مگر ناگزیر ہے؛ وہی قوت ہے جو سمت کی ہواؤں کو اپنی گرفت میں لے کر جہاز کو اُس کے مقدر کے ساحل تک پہنچاتی ہے۔ اسی جذبے کے ساتھ بادبان اخبار یہ عزم رکھتا ہے کہ وہ قوم کے لیے رہنمائی کرنے والے بادبان کا کردار ادا کرے، سچائی، عقل اور آگہی کی لہروں کو تھام کر قومی جہاز کو صحیح سمت میں لے جائے۔ جس طرح بادبان ایک بھٹکی ہوئی کشتی کو ایک بامقصد سفر میں ڈھال دیتا ہے، اُسی طرح بادبان اجتماعی فکر کو خوشحالی کے ساحل اور ترقی کے اُفق کی طرف موڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ محض صفحات پر چھپنے والی خبریں نہیں بلکہ ضمیر کا قطب نما ہے، ایک ایسی قوت جو قومی سفر کو بے سمتی سے نکال کر تکمیل کی منزل تک لے جاتی ہے

Editorial

'Baadban' the sail of a vessel, is that unseen yet indispensable force which captures the wind of direction and carries a ship toward its destined shore. In the same spirit, Baadban newspaper aspires to serve as the guiding sail of the nation, harnessing the currents of truth, reason, and awareness. Just as the sail transforms a drifting boat into a purposeful journey, Baadban seeks to channel collective thought toward the harbor of prosperity and the horizon of progress. It is not merely news upon a page, but a compass of conscience, a force that steers the national voyage from uncertainty to fulfillment.

CS CamScanner

نااہلی کی قیمت: پاکستان کی حکمرانی کا فالج

آئندہ دنوں میں بادبان ایک مسلسل سلسلے کا آغاز کرنے جارہا ہے جس کا عنوان ہوگا "نااہلی کی قیمت"۔ اس میں ہم اس سوال کو زیرِ بحث لائیں گے جو ہمیشہ سیاسی نعروں اور بے جاالزام تراشی کے شور میں دب جاتا ہے: کیا پاکستان کی ناکامیوں کی اصل جڑ فوجی مداخلتیں یا بیرونی سازشیں نہیں بلکہ سول نااہلی ہے؟

پاکستان کی سیاسی تاریخ میں یہ حقیقت اب ایک مسلمہ اصول بن چکی ہے کہ کمزور حکمرانی اور انتظامی جمود تمام قومی ناکامیوں کی ماں ہے۔ منتخب قیادت کا فطری فریضہ تھا کہ اداروں کو پروان چڑھائے، ریاستی صلاحیت کو مضبوط بنائے اور جمہوریہ کی خودمختاری کی حفاظت کرے۔ مگر یہ ذمہ داریاں بار بار بدانتظامی، کرپشن اور فکری غربت کی بھینٹ چڑھ گئیں۔

اس کا نتیجہ کھلا اور خوفناک ہے: ایسا نظام جس میں بیوروکریسی معمولی خدمات تک فراہم کرنے سے قاصر ہے اور سیاسی طبقہ قومی مفاد کے دفاع کے لئے اتنا کمزور و سمجھوتہ زدہ ہو چکا ہے کہ ملک مسلسل مفلوج نظر آتا ہے۔ یہی مستقل سول نااہلی کبھی انجانے میں اور کبھی ناگزیر طور پر غیر سول قوتوں — بالخصوص خفیہ اداروں اور فوجی دھڑوں — کو مداخلت کا جواز فراہم کرتی ہے۔ پاکستان کو بار بار آمریت کے ڈراؤنے خواب نے نہیں ستایا، بلکہ اُس خلا نے ڈس لیا ہے جو سست رو سیاست دانوں اور مفاد پرست بیوروکریسی نے چھوڑا۔ جب حکمرانی بے عملی میں ڈھل جائے تو دوسرے کردار سامنے آتے ہیں اور اپنی قانونی حیثیت نہیں بلکہ محض مؤثر سول قیادت کی غیر موجودگی سے اپنی "جائز" حیثیت گھڑ لیتے ہیں۔

پاکستان کی سیاسی قیادت نے حکمرانی کو اکثر صرف سرپرستی کی سیاست تک محدود کر دیا ہے۔ وزارتیں وفاداری کے صلے میں بانٹی جاتی ہیں، نہ کہ اہلیت کی بنیاد پر۔ پالیسیوں کا حال یہ ہے کہ ہر حکومت کے ساتھ دائیں بائیں جھولتی ہیں۔ بیوروکریسی — جو کبھی ریاست کا فولادی ڈھانچہ سمجھی جاتی تھی — آج زنگ آلود ڈھانچے میں بدل چکی ہے، جس کا ایجنڈہ صرف نااہلی اور ذاتی مفاد ہے۔ یہ زوال محض مالی بدعنوانی تک محدود نہیں بلکہ فکری بدعنوانی ہے: خیالات، بصیرت اور وژن کی دیوالیہ پن۔

جب سیاست دان اور بیوروکریٹس بیرونِ ملک جاتے ہیں تو یہ نااہلی کھل کر سامنے آتی ہے۔ تکنیکی مہارت اور فکری بنیاد سے محروم یہ لوگ غیر ملکی این جی اوز، لابیسٹوں اور سفارتی حلقوں کی نرم چالاکیوں کے سامنے فوراً جھک جاتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ براہِ راست رشوت کھاتے ہیں، بلکہ معاملہ کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ بیرونی قوتیں، اثر و رسوخ کے فن میں ماہر، پاکستانی حکام کی سوچ کو یوں ڈھال دیتی ہیں کہ وہ قومی مفاد کے دفاع کے قابل ہی نہیں رہتے۔ یہ براہِ راست غداری نہیں بلکہ شاید اس سے بھی خطرناک شے ہے — دشمنانہ ایجنڈوں کے ساتھ انجانے میں فکری ہم آہنگی — جو جمہوریت اور سول بالادستی کے نعروں کی اوٹ میں چھپ جاتی ہے۔

یہ کہانی نئی نہیں ہے۔ 1971 میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی محض فوجی شکست نہ تھی بلکہ سیاسی قیادت اور بیوروکریسی کی بدترین کوتاہی تھی۔ سیاسی رہنما، بھارتی اور دیگر غیر ملکی فکری دباؤ کے زیرِ اثر، نہ خلیج پاٹ سکے، نہ شکایات کو سنبھال سکے، اور بالآخر آدھا ملک گنوا بیٹھے۔

اسی طرح پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا معاملہ ایک اور پہلو سامنے لاتا ہے۔ وہ قومی فخر کی علامت بنے لیکن سیاسی و انتظامی نظام ان کو بین الاقوامی سازشوں اور اندرونی رقابتوں سے بچا نہ سکا۔ مضبوط ادارہ جاتی تحفظ دینے کے بجائے ریاستی مشینری نے انہیں کمزور چھوڑ دیا، جس کے نتیجے میں ان کی عظیم خدمات کو متنازع بنا دیا گیا اور پاکستان کی سائنسی خوداعتمادی کو گہرا دھچکا لگا۔ یہ فہرست لمبی ہے: قومی منصوبوں کی بدانتظامی، غیر ملکی امداد کا بار بار ضیاع، اور حساس مذاکرات کے تحفظ میں ناکامی، سب اس بات کی علامت ہیں کہ سول قیادت خودمختاری کے بوجھ اٹھانے کے قابل ہی نہیں۔

پاکستان کی اصل سانحہ یہ ہے کہ "سول بالادستی" کو اکثر نااہلی کی ڈھال کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ سیاست دان اپنے جمہوری مینڈیٹ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اس ذمہ داری کو وہ سنجیدگی سے ادا نہیں کرتے۔ بیوروکریٹ پیشہ ورانہ خدمت کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن دفاتر کو ذاتی مفادات کا مرکز بنا لیتے ہیں۔ اس خلا میں خفیہ ادارے اور فوجی دھڑے اپنی مداخلت کو اقتدار کی ہوس نہیں بلکہ "بچاؤ" کے عمل کے طور پر

CS CamScanner

پیش کرتے ہیں——بچاؤ فالج زدہ نظام سے، بیرونی دباؤ سے، اور اُن قیادتوں کی فکری سستی سے جو قیادت کے اہل ہی نہ تھے۔ یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جاسکتی کہ سول بدانتظامی نے ان مداخلتوں کو دعوت دی، بلکہ اکثر جواز بھی فراہم کیا۔ اہلیت کے بغیر جمہوریت محض ایک نام رہ جاتی ہے، اور فکری مضبوطی کے بغیر سول ریاست ایک خالی برتن بن جاتی ہے جسے جو چاہے اپنی مرضی کے رخ پر موڑ لیتا ہے۔

اس مستقل نااہلی کی قیمت ناقابل برداشت ہے۔ یہ قیمت ایک ایسی معیشت کی صورت میں ادا ہو رہی ہے جو ہمہ وقت دیوالیہ پن کے کنارے کھڑی ہے؛ ایسی عوامی خدمات میں جو عام شہری کو سب سے بنیادی سہولت تک نہیں دے پاتیں؛ ایسی خود مختاری کے زوال میں جو عالمی اداروں اور فورمز پر لمحہ بہ لمحہ داغدار ہوتی ہے؛ اور ایسے خوفناک تاثر میں جو اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک دونوں جگہ پیدا ہو چکا ہے کہ پاکستان کے منتخب نمائندے حکمرانی کے اہل نہیں۔

یقیناً یہ سہل ہے کہ پاکستان کے بحرانوں کا سارا ملبہ فوج پر ڈال دیا جائے۔ لیکن یہ بیانیہ اصل سبب کو چھپا دیتا ہے: سول ریاست نے بارہا اپنی ذمہ داری کرپشن، کاہلی اور فکری غلامی کے باعث خود ترک کی ہے۔ اس کا نتیجہ محض ایک کمزور حکومت نہیں بلکہ ایک مفلوج قوم ہے، جس میں بیرونی عناصر آسانی سے دراڑ ڈھونڈ لیتے ہیں اور اندرونی قوتیں اپنی مداخلت کو خطرناک حد تک جائز ثابت کر لیتی ہیں۔

اگر پاکستان کو اس شیطانی دائرے سے نکلنا ہے تو اسے ایک کڑوی حقیقت کا سامنا کرنا ہو گا: سول بالادستی اس وقت تک بامعنی نہیں جب تک وہ سول اہلیت کے ساتھ نہ ہو۔ صرف نعروں پر کوئی جمہوریت قائم نہیں رہتی۔ اس کے لئے وژن چاہیے، ضبط و نظم چاہیے، اور ایسی فکری مضبوطی چاہیے جو قومی خود مختاری کو بیرونی دباؤ اور اندرونی زوال سے بچا سکے۔ جب تک پاکستان کی سول قیادت یہ ذمہ داری قبول نہیں کرتی، کمزور حکمرانی کی کہانی دراصل پاکستان کی اپنی کہانی بنی رہے گی——ایک ایسی جمہوریہ جو اپنی ہی نااہلی کے ہاتھوں مفلوج ہے اور ہمیشہ اُن قوتوں کے رحم و کرم پر ہے جو پسِ پردہ انتظار میں کھڑی ہیں۔

(جاری ہے)

CS CamScanner

نااہلی کی قیمت: انکار کا خمیازہ

دنیا کی جدید تاریخ میں بہت کم اقوام ایسی ملتی ہیں جنہوں نے اپنی ہی صلاحیت اور امکانات کو اتنی مستقل مزاجی کے ساتھ ضائع کیا ہو جتنا پاکستان نے کیا ہے۔ سات دہائیوں سے زائد عرصے پر محیط اس ملک کی جمہوری کاوشیں محض بیرونی سازشوں یا خطے کی مداخلت سے نہیں ڈگمگائیں بلکہ اصل وجہ اپنی ہی سیاسی قیادت کی ہمہ گیر نااہلی اور مسلسل ناپختگی ہے۔ پاکستان کے سیاسی انتشار کے مرکز میں ایک تلخ حقیقت پوشیدہ ہے: جنہیں آئین کی حفاظت اور جمہوری ڈھانچے کی پرورش کا امین بنایا گیا، وہ ہمیشہ بصیرت، ضبط اور ذہنی صلاحیت سے محروم نکلے۔ یہی کمی ایک ایسا مکروہ شیطانی چکر بنا چکی ہے جو بار بار لوٹ آتا ہے۔ جب بھی سیاسی قیادت لڑکھڑاتی ہے تو وہ فوجی قیادت کو مدد کے لیے پکارتی ہے، کبھی براہِ راست اور کبھی اشاروں کنایوں میں۔ یہ پکار قومی مفاد کے تحفظ کے لیے نہیں ہوتی بلکہ ذاتی مصلحت، سیاسی عدم تحفظ اور اقتدار سے چمٹے رہنے کی خواہش کے زیرِ اثر کی جاتی ہے۔ یوں سیاست دانوں نے فوج کو ریاستی نظم کا شراکت دار نہیں بنایا بلکہ اپنی ناکامیوں کا سہارا بنا دیا، اور یوں فوج کو ان معاملات میں گھسیٹا جہاں بنیادی طور پر عوامی نمائندوں کی عمل داری ہونی چاہیے تھی۔ یہی تسلسل بار بار اپنی جھلک دکھاتا ہے۔ سیاسی طبقہ اپنی ہی انتخابی نشستوں کی حفاظت نہیں کر پاتا تو پورے نظام کی ضمانت کیسے دے سکتا ہے؟ جو سیاست دان دھاندلی کے بغیر الیکشن نہیں جیت سکتے، جو رعایت اور سفارش کے بغیر حکومت نہیں چلا سکتے، اور جو آئین کی حدود اور قانون کی حکمرانی پر قائم نہیں رہ سکتے، وہ جمہوریت کے امین کیسے بن سکتے ہیں؟ جو اپنی سیاسی ساکھ کو سہارا نہیں دے سکتے، وہ پورے نظام کی ساکھ کے محافظ نہیں بن سکتے۔ یہ المیہ حالیہ مہینوں میں پوری شدت کے ساتھ نمایاں ہوا۔ سعودی عرب کے ساتھ معاہدہ اور امریکی صدر سے ہونے والی ملاقات نے واضح کر دیا کہ عالمی برادری پاکستان کی صلاحیت کو بیوروکریسی میں نہیں بلکہ فوج میں دیکھتی ہے۔ ان اہم مواقع پر پاکستان کی نمائندگی وزراء یا تجربہ کار بیوروکریٹس نے نہیں کی بلکہ وزیرِاعظم کے ساتھ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کھڑے تھے۔ مخالف عناصر نے اسے فوج کے "شہری آزادیوں پر قبضہ" اور "آئینی حدود سے تجاوز" کے طور پر پیش کیا، مگر درحقیقت یہ زیادہ تلخ حقیقت کی عکاسی تھی: دنیا بخوبی جانتی ہے کہ پاکستان کی اصل پیشہ ورانہ صلاحیت کہاں ہے۔ اور وہ پیشہ ورانہ صلاح عوامی قیادت میں نہیں۔

یہ انحصار محض آج کا نہیں۔ قیامِ پاکستان سے لے کر آج تک اہم قومی و بین الاقوامی مذاکرات نے بارہا سول اداروں کی ناپختگی اور نااہلی کو بے نقاب کیا۔ کشمیر تنازعہ ہو یا سندھ طاس معاہدہ، بھارت کے ساتھ مذاکرات کے دور ہوں یا غیر ملکی امداد کی شرائط، بڑے قومی منصوبوں کی نگرانی ہو یا مالیاتی بحران کا حل ہر جگہ سیاسی ناکامی نے ریاست کو کمزور کیا۔ پانی کے مذاکرات میں جماعت علی شاہ کا کردار، پاکستان اسٹیل مل، واپڈا، پی۔آئی۔اے اور ریلوے جیسے قومی اداروں کا زوال، اور آئی ایم ایف کے ساتھ بار بار کی سبکی اس حقیقت کی جیتی جاگتی مثالیں ہیں کہ سیاسی قیادت نے قومی مفاد کو بارہا اپنی کمزوریاں اور ذاتی مفادات کی بھینٹ چڑھایا۔ اس کے برعکس فوج کی پیشہ ورانہ صلاحیت نے بارہا یہ ثابت کیا ہے کہ وہ دنیا کے بڑے اداروں جیسے امریکی محکمۂ خارجہ، برطانوی فارن آفس یا بین الاقوامی سلامتی کے دیگر اداروں کی سطح پر اپنی مہارت دکھا سکتی ہے۔ پاکستان کی فوج دنیا سے مکالمے کی اصل نمائندہ اس لیے بنی کہ سیاست دان اپنی ذمہ داریوں سے دستبردار ہو گئے۔ یہ کسی جبر کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک خلا کو پر کرنے کی ناگزیر صورت تھی۔ کچھ حلقے فوجی کردار کو براہِ راست

CS CamScanner

غیر آئینی اور آمرانہ قرار دیتے ہیں۔ مگر یہ تنقید اس منطقی حقیقت کو نظرانداز کرتی ہے کہ فوجی مداخلت کسی خلا میں جنم نہیں لیتی بلکہ سیاسی قیادت کی نااہلی ہی ایسے حالات پیدا کرتی ہے۔ جب سیاسی رہنما اپنی غفلت اور کمزوری سے بحران کو جنم دیتے ہیں تو پھر غیر سول ادارے مداخلت پر مجبور ہوتے ہیں۔ فوج پر جمہوریت پر قبضہ کا الزام لگانے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ جمہوریت پہلے ہی اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو سیاسی قیادت نہ اتفاقِ رائے پیدا کر سکتی ہے، نہ آئین کی پاسداری کر سکتی ہے، اور نہ ہی ریاستی امور کی بنیادی ذمہ داریاں نبھا سکتی ہے، وہ کس منہ سے بالادستی کی دعوے دار بن سکتی ہے؟ اور عوام یا دنیا اس پر کیسے اعتماد کرے؟ اس صورتِ حال کا حل بار بار کی مداخلت یا "سول بالادستی" کے اندھے نعرے نہیں۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت اپنی فکری، تنظیمی اور اخلاقی کمزوریوں کا اعتراف کرے۔ جب تک اپنی کمزوریوں کا ادراک نہیں ہو گا، کوئی اصلاح ممکن نہیں۔ اس کے بعد انہیں حقیقی سیاسی اتفاقِ رائے پیدا کرنا ہو گا، ایسا اتفاق جو وقتی جوڑ توڑ پر مبنی نہ ہو بلکہ ریاستی استحکام، قانون کی حکمرانی اور قومی ترجیحات پر پائیدار سمجھوتہ ہو۔ تبھی وہ ریاستی ذمہ داری سنبھالنے اور جمہوریت کے تحفظ کا اہل ہو سکتے ہیں۔ جب تک یہ سیاسی پختگی سامنے نہیں آتی، سول بالادستی کے نعرے کھوکھلے رہیں گے۔ بالادستی سے پہلے صلاحیت ضروری ہے۔ خودمختاری صرف نعروں اور تقریروں سے محفوظ نہیں رہ سکتی، اس کے لیے بصیرت، ادارہ جاتی ضبط اور فکری طاقت درکار ہے۔ ان اوصاف کے بغیر پاکستان ہمیشہ اسی دائرے میں قید رہے گا: سیاسی قیادت ناکام، فوجی قیادت مداخلت کرتی ہوئی، اور ریاست معلق حیثیت میں جھولتی ہوئی۔ پاکستان کی سیاسی جماعتوں کو اب اس تلخ حقیقت کا سامنا کرنا ہو گا کہ انہوں نے بارہا ذاتی مفاد کو قومی مفاد پر ترجیح دی، فوج کو وہاں گھسیٹا جہاں اس کا کام نہیں تھا، اور جمہوریت کو ایک سرکاری نوکریوں اور نوازشات کی منڈی میں بدل دیا۔ جب تک اس حقیقت کا اعتراف اور تدارک نہیں ہوتا، ریاست ایسے ہی خودساختہ بحرانوں میں پھنسی رہے گی، اور ہر نیا بحران پچھلے سے زیادہ مہنگا ثابت ہو گا۔

اس سلسلے کی اگلی قسط ریاستی زوال کے ایک اور سنگین پہلو پر روشنی ڈالے گی: پاکستان کے عدالتی نظام کی ناکامی۔ جس طرح سیاسی قیادت نے حکومت کو ترک کیا، اسی طرح عدلیہ نے بھی انصاف کو چھوڑ دیا۔ دونوں نے مل کر ریاست کو ایک نازک توازن پر لٹکا دیا ہے، جہاں نہ جمہوریت پنپ سکتی ہے اور نہ ہی قانون۔ (جاری ہے)

CamScanner

THE PRICE OF INCOMPETENCE: PAKISTAN'S GOVERNANCE PARALYSIS

In the coming days, ***Baadban*** will embark upon a continuous series **"The Price of Incompetence"**, that seeks to interrogate a question too often obscured by rhetoric and misplaced blame: Is civilian incompetence, rather than external conspiracies or military interventions, the true engine of Pakistan's persistent failures?

It has become almost axiomatic in Pakistan's political history that weak governance and administrative inertia are the mother of all national failures. What ought to have been the natural duty of elected civilians to nurture institutions, strengthen state capacity, and protect the sovereignty of the republic has instead been squandered in cycles of mismanagement, corruption,
and intellectual poverty.

The consequence has been nothing less than systemic paralysis: a bureaucracy unable to deliver the most basic services, and a political class too compromised to uphold national interests.

This persistent civilian incompetence has inadvertently and at times, perhaps inevitably created space for non-civilian forces, particularly intelligence agencies and military factions, to intervene. It is not the spectre of uniformed absolutism that consistently haunts Pakistan; rather, it is the vacuum left behind by lethargic politicians and a compromised bureaucracy. When governance collapses into inertia, other actors step in, claiming legitimacy not by constitutional design, but by the sheer absence of effective civilian stewardship.

Pakistan's political leadership has too often reduced governance to patronage. Ministries are doled out as rewards for loyalty rather than competence, policies swing like pendulums with each change of government, and the bureaucracy, once considered the steel frame of the state, has corroded into a rusted structure of inefficiency and rent-seeking. This decay is not simply a matter of corruption in the financial sense; it is also intellectual corruption, a bankruptcy of ideas, foresight, and vision.

When politicians and bureaucrats travel abroad, they frequently betray this incompetence. Lacking both technical expertise and intellectual grounding, they too easily succumb to the subtle persuasion of Foreign NGOs, Lobbyists, and Diplomatic Circles. This is not to suggest that they are bribed in crude fashion. The reality is more insidious: foreign actors, adept in the art of influence, shape the thinking of Pakistani officials who are ill-prepared to defend national interests with rigour. The result is not outright treachery but something perhaps more dangerous, an unconscious alignment with hostile agendas, masked under the banners of democracy and civil supremacy.

The story is not new. The tragedy of East Pakistan's secession into Bangladesh in 1971 was not only a military defeat; it was a catastrophic failure of political leadership and bureaucratic foresight. Civilian leaders, compromised by the intellectual sway of Indian and foreign influence, failed to bridge divides, mismanaged grievances, and ultimately lost half the country.

CamScanner

Similarly, the case of Dr. Abdul Qadeer Khan, the father of Pakistan's nuclear program, reveals another facet of civilian negligence. While he became a symbol of national pride, the political and bureaucratic establishment failed to shield him and his work from international intrigues. Instead of providing robust institutional protection, the state apparatus left him vulnerable to both external pressures and internal rivalries, derailing his legacy and weakening national confidence in scientific advancement. One could extend this list: the mishandling of national projects, the repeated squandering of foreign aid, and the inability to safeguard sensitive negotiations, all point to a civilian culture that is unprepared for the burdens of sovereignty.

The tragedy of Pakistan is that **"civil supremacy"** has too often been invoked as a shield for incompetence. Civilian politicians proclaim their democratic mandate but fail to exercise it with the seriousness it demands. Bureaucrats speak of professional service but treat offices as vehicles for personal gain. In this vacuum, intelligence agencies and military factions justify their interventions not as power grabs but as acts of rescue, rescue from paralysis, from foreign compromise, from the intellectual laziness of those meant to lead. One cannot deny that civilian mis-governance has invited, even legitimised, these incursions. A democracy without competence is democracy in name only, and a civilian state without intellectual resilience becomes an empty vessel, ready to be steered by whoever has the capacity to do so.

The price of this chronic incompetence is staggering. It is measured in an economy perpetually on the brink of collapse, in public services that fail the common citizen, in the erosion of national sovereignty at international forums, and in the creeping perception, both at home and abroad, that Pakistan's elected representatives cannot be trusted with the responsibilities of governance.

It is tempting, and perhaps comfortable, to lay the blame for Pakistan's crises solely at the feet of the military. Yet such a narrative ignores the root cause: the civilian state has too often abdicated its duty through corruption, lethargy, and intellectual surrender. The result is not simply a weak government but a paralysed nation, one in which external actors find easy points of entry and internal actors justify their interventions with troubling ease.

If Pakistan is to break this cycle, it must confront an uncomfortable truth: civil supremacy is meaningless without civil competence. No democracy can endure on slogans alone. It requires vision, discipline, and an unshakable intellectual resilience to safeguard national sovereignty against both external pressures and internal decay. Until Pakistan's civilian leaders embrace this responsibility, the story of weak governance will remain the story of Pakistan itself, a republic paralysed by its own incompetence, forever vulnerable to forces waiting in the wings.

(Continued)

CamScanner

THE PRICE OF INCOMPETENCE: THE PRICE OF DENIAL

Few nations in modern history have so persistently undermined their own promise as Pakistan. For more than seven decades, the country's democratic experiment has been derailed not solely by external conspiracies or regional issues' overreach, but by the chronic incompetence of its own civilian leadership. At the heart of Pakistan's political turmoil lies a bitter paradox: those entrusted with preserving the constitutional framework and nurturing democratic governance have consistently lacked the vision, discipline, and intellectual capacity required for the task.

The result is a vicious cycle. Each time civilian leaders stumble, they extend an invitation, sometimes explicit, often tacit, to the military establishment to intervene. These calls are rarely motivated by the defence of national interest; rather, they arise from personal desperation, political insecurity, and the desire to cling to power when the civilian order begins to collapse under its own weight. In effect, politicians have used the military not as a stabilising partner in statecraft but as a crutch for their own failings, dragging the armed forces into arenas that should properly be civilian in nature.

A pattern of abdication is always the same. The inability of Pakistan's political class to safeguard even their own constituencies highlight this crisis of competence. Politicians who cannot win elections without manipulation, who cannot govern without patronage, and who cannot adhere to constitutional limits or the rule of law are plainly unfit to safeguard democracy itself. A leadership incapable of managing its own legitimacy cannot credibly defend the legitimacy of the entire system.

This pattern has been on full display in recent months. The Saudi–Pakistan agreement and the highly publicised meeting with the U.S. President explain the reality that international actors recognise Pakistan's professional competence not in its civilian bureaucracy, but in its military. At these critical moments, it was not cabinet ministers or career bureaucrats representing Pakistan's interests, but Field Marshal Syed Asim Munir standing alongside the Prime Minister. Hostile elements have sought to frame this as proof of the military "grabbing civil liberties" or exceeding its constitutional role. In reality, it reflects a more uncomfortable truth: the world knows where competence in Pakistan lies and it is not within the civilian ranks. When ever we compare the professionalism versus incompetence we see

CamScanner

this reliance on the military for diplomacy, negotiations, and crisis management is not a recent phenomenon. Since Pakistan's inception, crucial international negotiations have revealed the bankruptcy of civilian statecraft. The Kashmir dispute, the Indus Waters Treaty, the repeated rounds of dialogue with India, the management of aid from international donors, the oversight of critical infrastructure projects, all these domains exposed the civilian state's incapacity. The example of Jamaat Ali Shah in water negotiations, the collapse of state-owned enterprises like Pakistan Steel Mills, WAPDA, PIA, and Pakistan Railways due to over-employment for political patronage, and the repeated humiliations in IMF negotiations are not isolated cases but part of a broader pattern: a culture of civilian failure that has cost Pakistan dearly in credibility, stability, and progress.

In contrast, the professionalism of Pakistan's military establishment has consistently demonstrated competence comparable to great institutions of statecraft elsewhere, the U.S. State Department, the British Foreign Office, or even global security and defence establishments. The armed forces have become Pakistan's de facto interlocutors with the world not by coercion, but by default, because civilian politicians have abdicated their role.

A false narrative of supremacy: it is fashionable in some circles to denounce military involvement in governance as inherently unconstitutional or authoritarian. Yet this critique ignores the logical sequence that precedes such interventions. Civilian leaders themselves, through neglect and incapacity, create the very crises that invite non-civilian actors to step in. To accuse the military of "usurping" democracy is to ignore that democracy has already been hollowed out by those charged with upholding it.

One must ask: what credibility do political leaders hold when they cannot build consensus, cannot protect constitutional integrity, and cannot even manage the rudimentary functions of state? What right have they to demand unchallenged supremacy when they have not earned even the most basic trust of their citizens or the international community? The solution is not endless cycles of intervention, nor the blind romanticisation of "civil supremacy." Rather, Pakistan's civilian leadership must undergo a profound reckoning. They must first acknowledge their deficiencies, intellectual, organisational, and moral. Without recognition of these shortcomings, there can be no meaningful reform. Next, they must build genuine political consensus, not the shallow alliances of convenience that crumble under pressure, but durable agreements on governance, rule of

CamScanner

law, and national priorities. Only then can they attempt to shoulder the responsibility of running the state and preserving democracy.

Until such maturity is demonstrated, demands for unqualified civilian supremacy remain hollow slogans. Competence must precede supremacy. Sovereignty cannot be defended by rhetoric alone; it requires vision, institutional discipline, and intellectual resilience. Without these qualities, Pakistan will remain vulnerable to the same cycle: civilians failing, the military stepping in, and the republic oscillating between paralysis and rescue. Pakistan's political class must confront the harsh truth: they have too often placed personal interest above national interest, dragged the military into arenas where it does not belong, and compromised the integrity of democracy by reducing it to a vehicle for patronage. Unless this truth is confronted, the state will remain trapped in a cycle of self-inflicted crises, each more costly than the last.

The next part of this series will turn to another critical dimension of this collapse: the failure of Pakistan's judicial system. For just as the civilian political class has abdicated governance, so too has the judiciary abdicated justice. Together, they have left the republic suspended in a fragile equilibrium where neither democracy nor law can flourish.

(Continued)

CS CamScanner

maymar
A Way of Living!

Let's enjoy the series of Maymar Projects

Maymar Pride

A Symbol of Perfect Lifestyle

Structure 80% Completed
Finishing work Started

SALIENT FEATURES:

- Every flat is a corner flat with separate entrance lobby
- Draught bedrooms with attached bathrooms and balcony
- Boutique apartments having luxurious sized rooms.
- Electric fittings in all bedrooms, drawing, kitchen and bathrooms.
- Modeled to perfection with tile finishes and weather shield paint.
- Fully equipped gymnasium.
- Indoor play area and library
- High speed elevators with standby generators.
- Complete fire fighting system with Fire extinguisher on each floor.
- Mechanized garbage chute.
- Multilevel covered car parking.
- NFC security system and CCTV cameras.
- 24 Hours Security Services.

TYPE: A

TYPE: B

TYPE: B1

Experience a fabulous lifestyle at a beautiful location
Sector-W/A, Gulshan-e-Maymar

Maymar Housing Services (Private) Limited

www.maymar.com.pk

CS CamScanner

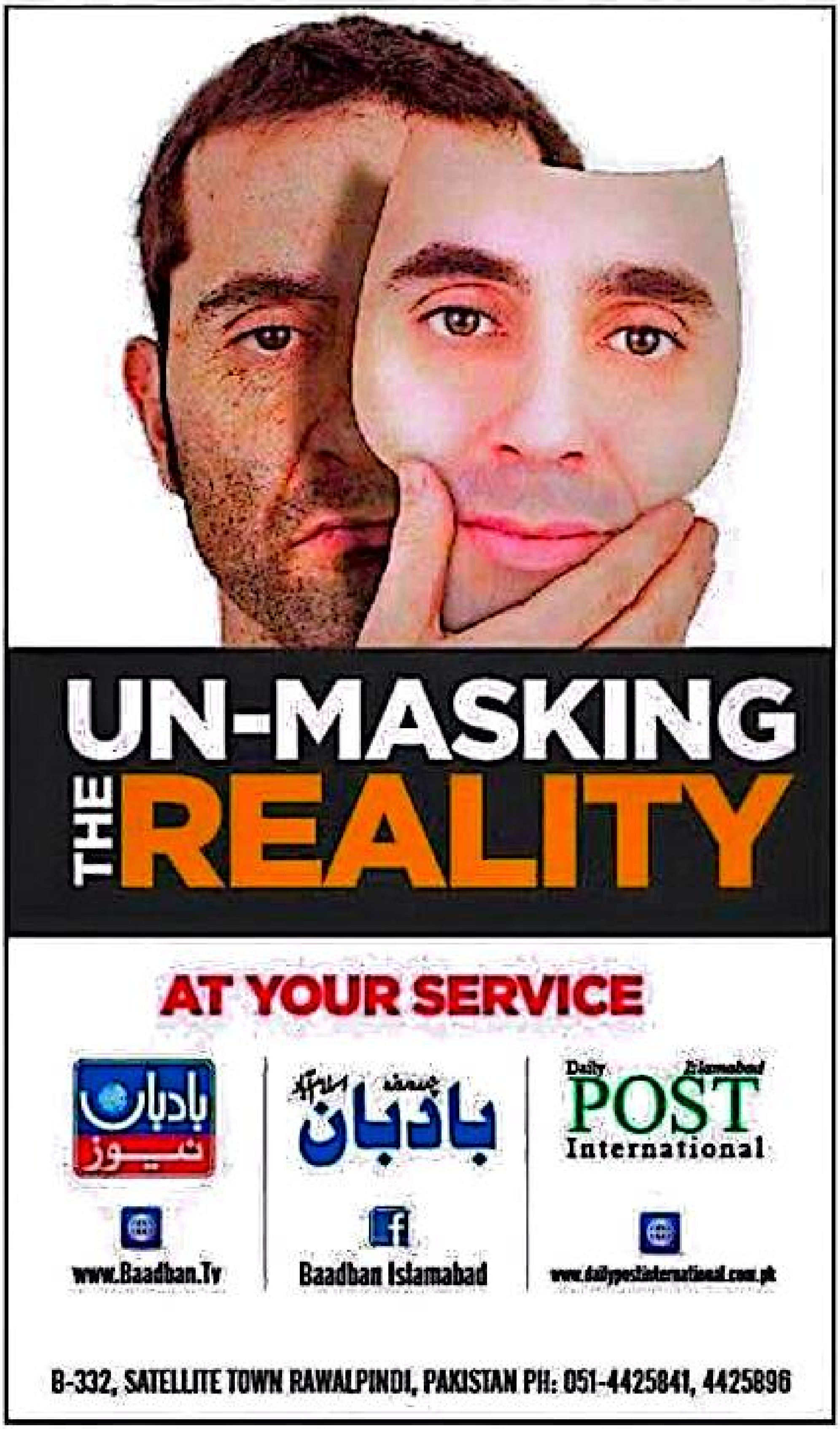
UN-MASKING
THE
REALITY
AT YOUR SERVICE
بادبان
نیوز
www.Baadban.Tv
بادبان
Baadban Islamabad
Daily
Islamabad
POST
International
www.dailypostinternational.com.pk
B-332, SATELLITE TOWN RAWALPINDI, PAKISTAN PH: 051-4425841, 4425896

CamScanner